۱۹۷۲

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

الفضل

روزنامہ

پاکستان لاہور

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۱۹ | ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۴ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۰

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدہ حضرت امیر مومن نصیبہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع ہے کہ مصیبت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبان کتب فروشان و اخبار فروشان
پاکستان گزٹ گجرات پنجاب
GUJRAT

کشمیر ——— اور ——— حیدرآباد

حیدرآباد اور کشمیر کے حالات بالکل ایک سے ہیں۔ حیدرآباد کے والی مسلمان ہیں وہاں کی آبادی کی اکثریت ہندو ہے یعنی قریباً ۸۵ فیصدی ہندو اور ۱۵ فیصدی مسلمان۔ جاگیردار زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اور تجارت میں مسلمانوں کا کافی حصہ ہے۔ یہ ملک بہت وسیع ہے۔ پونے دو کروڑ کے قریب اس کی آبادی ہے۔ اور ملک کی آمد ۲۵ کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔ کشمیر کا حال اس کے الٹ ہے کشمیر کا رقبہ حیدرآباد سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن آبادی صرف چالیس لاکھ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے کشمیر کی ریاست ہندوستان میں تیسرے نمبر پر ہے۔ دوسرے نمبر پر میسور ہے جس کی آبادی ۷۳ لاکھ ۲۸ ہزار ہے۔ صنعت و حرفت اور جنگلات اور جڑی بوٹیوں کے لحاظ سے کشمیر حیدرآباد پر بھی فوقیت رکھتا ہے پھلوں کی پیداوار اور یہاں کی تجارت سارے ہندوستان میں اول نمبر پر ہے۔ اس کی سرحدیں چونکہ روس سے ملتی ہیں۔ اس لئے سیاسی طور پر یہ ایک نہایت ہی اہم مرکز ہے پنجاب کے ساتھ ساتھ اس کی سرحدیں پانچ سو میل تک لمبی چلی گئی ہیں۔ اگر کشمیر انڈین یونین میں چلا جائے۔ تو پنجاب کا دفاع قریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ حیدرآباد کے برخلاف کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور راجہ ہندو ہے مسلمان ۸۰ فیصدی اور ہندو ۲۰ فیصدی ہیں۔ اس وقت یہ دونوں ریاستیں حل نزاع بنی ہوئی ہیں۔ حیدرآباد بھی پوری آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کشمیر بھی پوری آزادی کے ارادے ظاہر کر چکا ہے۔ بعد کے حالات نے دونوں ریاستوں کے ارادوں میں تذبذب پیدا کر دیا ہے۔ حیدرآباد اور کشمیر دونوں محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اقتصادی دباؤ سے ان دونوں حکومتوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر ان کو کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہندوستان یا پاکستان سے کرنا پڑے گا۔ کشمیر کی سرحدیں چونکہ دونوں۔ ملکوں سے ملتی ہیں۔ ہندوستان سے کم اور پاکستان سے زیادہ اس لئے بوجہ اس کے کہ اس کا راجہ ہندو ہے۔ اس کی کوشش یہ ہے۔ کہ اگر کسی حکومت سے ملنا ہی پڑے۔ تو وہ ہندوستان سے ملے مسلمانوں میں بھوٹ ڈالکر ان میں سے ایک حصہ کو ہندوستان کے ساتھ شامل ہونے کی تائید میں کھڑا کیا جا رہا ہے۔ مگر ظاہری طور پر ان سے یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ کہ وہ کسی کے ساتھ ملنا نہیں چاہتے۔ اور آخری فیصلہ اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ نہیں حقیقت یہی ہے۔ کہ کشمیر مخفی سمجھوتہ ہندوستان سے کر چکا ہے۔ اور دنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ کشمیر نے جو فیصلہ کیا ہے۔ ملک کی اکثریت کی رائے کے مطابق کیا ہے۔ اس فیصلہ کو چھپایا جا رہا ہے۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں کا کچھ حصہ توڑ کر ملک کی اکثریت سے بھی یہ اعلان کروا دیا جائے۔ کہ وہ انڈین یونین میں ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن چونکہ مسلمان اس وقت اس فیصلہ کے ساتھ اتفاق ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پہلے ان سے یہ منزل طے کرائی جا رہی ہے۔ کہ ہم نہ ہندوستان میں ملنا چاہتے ہیں نہ پاکستان میں۔ جب یہ منزل طے ہو جائیگی اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا۔ تو پھر اس تفرقہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ مسلمان جو اپنے بھائیوں سے پھٹ چکے ہونگے۔ اور پاکستان کی مخالفت کر چکے ہونگے انہیں ہندوستان یونین میں شامل ہونے کے فیصلہ پر آمادہ کر لیا جائے گا۔

ہم نے اوپر جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حیدرآباد اور کشمیر کے سوال متوازی ہیں۔ اور ایک کا فیصلہ دوسرے کے فیصلہ کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ جب تک ان میں سے کوئی ایک حکومت فیصلہ نہیں کرتی اس وقت تک پاکستان کے ہاتھ مضبوط ہیں عقل طور پر ان دونوں ریاستوں کے فیصلے دو اصول میں سے ایک پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ یا تو اس اصل پر کہ جدھر راجہ جانا چاہے اس کو اجازت ہو۔ اگر یہ اصل تسلیم کر لیا جائے تو حیدرآباد پاکستان میں شامل ہو سکتا ہے۔ یا آزادی کا اعلان کر کے پاکستان سے معاہدہ کر سکتا ہے۔ اور کشمیر ہندوستان یونین میں شامل ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں پاکستان کی آبادی میں پونے دو کروڑ کی زیادتی ہو جائیگی اور ایک طاقتور حکومت جس میں کثرت سے معدنیات پائی جاتی ہیں پاکستان کو مل جائیگی۔ اور بوجہ پاکستان میں شمولیت کے ہندوستان اس کے ذرائع آمد و رفت کو بھی بند نہیں کر سکیگا کیونکہ اس طرح وہ پاکستان سے جنگ کرنے والا قرار پائے گا۔ دوسرے اس اصل پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کی اکثریت جس امر کا فیصلہ کرے۔ اس طرف ریاست جا سکتی ہے اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کشمیر پاکستان کے ساتھ ملنے پر مجبور ہوگا۔ اور حیدرآباد ہندوستان کے ساتھ ملنے پر مجبور ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو پاکستان کو یہ فائدہ حاصل ہوگا۔ کہ ۳۲ لاکھ مسلمان آبادی اس کی آبادی میں اور شامل ہو جائے گی۔ لکڑی کا بڑا ذخیرہ اس کو مل جائے گا۔ بجلی کی پیداوار کے لئے آبشاروں سے مدد حاصل ہو جائے گی۔ اور روس کے ساتھ اس کی سرحد کے مل جانے کی وجہ سے اسے سیاسی طور پر بڑی فوقیت حاصل ہو جائے گی۔ پس پاکستان کے لئے ان دونوں ریاستوں میں سے کسی ایک کا مل جانا نہایت ہی ضروری ہے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس معاملہ کی طرف پاکستان گورنمنٹ نے توجہ نہیں کی۔ اور ہندوستانی گورنمنٹ جلد جلد ایسے حالات پیدا کر رہی ہے کہ شاید دونوں ریاستیں ہی ہندوستان میں شامل ہو جائیں پاکستان گورنمنٹ کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ وہ ان دونوں ریاستوں کے متعلق ویسی ہی جلدی سے کام لیتی۔ جیسا کہ ہندوستان لے رہا ہے۔ اور ہندوستان پر یہ زور ڈالتی کہ ان دونوں ریاستوں کے متعلق ایک ہی اصل سے کام لیا جائے گا۔ یا دونوں ریاستوں کا فیصلہ حکمران کے فیصلہ کے مطابق ہوگا۔ یا دونوں ریاستوں کا فیصلہ آبادی کی اکثریت کے فیصلہ کے مطابق ہوگا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اب یہ تشویشناک اطلاعیں آ رہی ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا

کہ چار پانچ دن کے اندر اندر حیدر آباد اپنا آخری فیصلہ کر دے گا۔ بلکہ شاید آج ۱۶ تاریخ کو ہی اس کا آخری فیصلہ شائع ہو جائے اگر ایسا ہو گیا۔ اور حیدر آباد ہندوستان کے ساتھ مل گیا۔ تو دنیا دیکھ لے گی۔ کہ ہندوستان یونین رعایا کی اکثریت کے فیصلہ کو نظر انداز کر کے اس امر پر زور دینے لگے گی کہ جو والئی ریاست کہے اسی کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اور کشمیر کا والئی ریاست یقیناً ہندوستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرے گا۔ جب تک حیدر آباد ہندوستان یونین میں شامل نہیں ہوتا۔ ہندوستان یونین اس دلیل کو کبھی تسلیم نہیں کرے گی کیونکہ اگر وہ کشمیر کو ملانے کے لئے اس دلیل پر زور دے تو حیدر آباد اس کے ہاتھ سے جاتا ہے۔ لیکن جب حیدر آباد اس کے ساتھ مل گیا۔ تو پھر وہ اسی دلیل پر زور دیگا خصوصاً اس لئے کہ پاکستان کے بعض لیڈر یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ قانون کے لحاظ سے فیصلہ کا حق والئی ریاست کو ہے نہ کہ ملک کی اکثریت کو۔ اگر ایسی صورت میں کشمیر کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی۔ پس ہمارے نزدیک بہتر اس کے کہ حیدر آباد کے فیصلہ کا اعلان ہو حکومت پاکستان کو اعلیٰ سیاسی سطح پر ان دونوں ریاستوں کے متعلق ایک ہی وقت میں فیصلہ کرنے پر اصرار کرنا چاہیئے۔ اور ہندوستانی یونین سے یہ منوا لینا چاہیئے۔ کہ وہ دونوں طریق میں سے کس کے مطابق فیصلہ چاہتا ہے کہ آیا والئی ریاست کی مرضی کے مطابق یا آبادی کی اکثریت رائے کے مطابق اگر والئی ریاست کی مرضی کے مطابق فیصلہ ہو تو حیدر آباد اور جوناگڑھ کے متعلق انکو اصرار کرنا چاہیئے۔ کہ یہ پاکستان میں شامل ہوں۔ اور اگر آبادی کی اکثریت رائے کے مطابق فیصلہ ہو۔ تو پھر کشمیر کے متعلق ان کو اصرار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ پاکستان میں شامل ہو۔

ہم جو کچھ اوپر لکھ آئے ہیں اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ پاکستان کا فائدہ اسی میں ہے کہ کشمیر اس کے ساتھ شامل ہو۔ حیدر آباد کی حفاظت کرنی اس کے لئے مشکل ہے۔ اور پھر کسی ایسی حکومت کو دیر تک قابو میں نہیں رکھا جا سکتا۔ جس کی آبادی کی اکثریت ایسے اتحاد کے مخالف ہو۔ تیسرے حیدر آباد چاروں طرف سے ہندوستان یونین میں گھرا ہوا ہے۔ اس کے برخلاف کشمیر کی اکثر آبادی مسلمان ہے۔ کشمیر کا لمبا ساحل پاکستان سے ملتا ہے۔ کشمیر کی معدنی اور نباتاتی دولت ان اشیاء پر مشتمل ہے۔ جن کی پاکستان کو اپنی زندگی کے لئے اشد ضرورت ہے۔ اور کشمیر کا ایک ساحل پاکستان کو چین اور روس کی سرحدوں سے ملا دیتا ہے۔ یہ فوائد اتنے عظیم الشان ہیں۔ کہ ان کو کسی صورت میں بھی چھوڑنا درست نہیں۔

ایک بات یہ بھی ہے کہ پاکستان کی سرحدیں کشمیر کے ہندوستان یونین میں مل جانے کی وجہ سے بہت خطرہ محفوظ ہو جاتی ہیں۔ پس ملک کے ہر اخبار ہر انجمن ہر سیاسی ادارے اور ہر ذمہ وار آدمی کو پاکستان حکومت پر متواتر زور دینا چاہیئے کہ حیدر آباد کے فیصلہ سے پہلے پہلے کشمیر کا فیصلہ کروا لیا جائے۔ ورنہ حیدر آباد کے ہندوستان یونین سے مل جانے کے بعد کوئی دلیل اس کے پاس کشمیر کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ سوائے اس کے کہ کشمیر کے لوگ خود بغاوت کر کے آزادی حاصل کریں۔ لیکن یہ کام بہت لمبا اور مشکل ہے۔ اور اگر کشمیر گورنمنٹ ہندوستان یونین میں شامل ہو گئی۔ تو پھر یہ کام خطرناک بھی ہو جائیگا۔ کیونکہ ہندوستان یونین اس صورت میں اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج دے گی۔ اور کشمیر کو فتح کرنے کا صرف یہی ذریعہ ہو گا کہ پاکستان اور ہندوستان یونین آپس میں جنگ کریں۔ کیا ایسا کرنا دور اندیشی کے مطابق ہو گا۔ کیا ایسا کرنا موجودہ وقت میں ہمارے لئے مناسب ہو گا۔ جو کام تھوڑی سی دور اندیشی اور تھوڑی سی عقلمندی سے اس وقت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اسے تغافل اور سستی کی وجہ سے لٹکا دینا ہرگز عقلمندی نہیں کہلا سکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ر اکتوبر کو نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسم سرما شروع ہو رہا ہے۔ لیکن ہزاروں افراد ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں۔ بعض کی تو یہ حالت ہے کہ نہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔

ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ جو مہمانوں وغیرہ کے لئے رکھے ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر (خصوصاً کمبل لحاف اور توشک) اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بطور تحفہ پیش کریں۔ اور اگر گھر میں مہمان آ جائیں تو اکٹھے سو کر گزارہ کر لیں۔

صحابہ کے نمونہ کو دیکھو کہ جائدادیں تو الگ رہیں انصار مہاجرین کے لئے اپنی بیویاں تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ پس اپنے گھروں کے تمام فالتو بستر اور گرم کپڑے جتنی جلدی ہو سکے یہاں پہنچاؤ۔

مشرقی پنجاب کے احمدی زمیندار بھائیوں کے لئے ضروری اعلان

سندھ میں سلسلہ احمدیہ کی اراضیات کے لئے احمدی مزارعین کی از حد ضرورت ہے۔ مشرقی پنجاب سے آنے والے زمیندار بھائیوں کے لئے وہاں آباد ہو کر خدمت دین کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔ احمدیہ اسٹیٹس کی طرف سے قابل امداد دوستوں کو سندھ پہنچانے اور بیل و آلات زراعت بطور قرض حسنہ خرید کر دیئے جانے کی مدد دی جائے گی۔ رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ سندھ کی اراضیات میں پیداوار بہت اچھی ہوتی ہے۔ جو دوست تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کی اراضیات پر بطور مزارعہ کاشتکاری کے لئے تیار ہوں وہ جودھامل بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور میں خاکسار کو ملیں۔ تاکہ ان کو سندھ پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ جماعتوں کے امراء و کارکنان سے مؤدبانہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی کر کے زمیندار احباب کو اس بارہ میں تحریک فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار: ناصر الدین کارکن احمدیہ سنڈیکیٹ جودھامل بلڈنگس لاہور

حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی آف مالشیں کا انتقال

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ مالشیں دو دن کی مختصر علالت کے بعد ۱۷ر ۱۸ تاریخ کی درمیانی شب کو قریباً بارہ بجے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صوفی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ اور سلسلہ کے ان بزرگوں میں سے تھے۔ جنہیں تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصوف ہونے کی وجہ سے مرحوم کو امانتاً مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

ہم اس صدمہ میں حضرت صوفی صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح کیسے ہو!

از جناب چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے واقف زندگی

آج جبکہ دولت خداداد پاکستان کی اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ ضرورت ہے کہ دنیا کی دوسری مہذب اور ترقی یافتہ قوموں میں اس کو سربلند کرنے کے لئے اس کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے۔ دنیا میں کوئی قوم یا حکومت ترقی اور عزت حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کا اخلاقی معیار بلند نہ ہو۔ کوئی قوم جو اخلاقی لحاظ سے گری ہوئی ہے۔ وہ اپنی بنیادوں پر آج بھی گری اور کل بھی۔

قوم کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے اور ترقی یافتہ قوموں میں سربلندی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ابتدا بچوں کی تربیت و اصلاح سے کی جائے۔ بچے قوم کی ایڈھی کی پڑشن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور قوم کی آئندہ ترقی یا منزل ان کے اچھا یا بُرا ہونے پر منحصر ہے۔ بچوں کے عادات و اخلاق سنوارنے یا بگاڑنے کے براہ راست ذمہ دار ان کے والدین اور استاد ہی ہوتے ہیں۔ اگر والدین اور استادوں کا نمونہ نیک ہے۔ تو اس نیک ماحول میں پرورش پانیوالا بچہ کبھی بگڑ نہیں سکتا۔ پس بچوں کی اصلاح یا دوسرے لفظوں میں قوم کی آئندہ ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انکی پرورش کیلئے ٹھیک ماحول پیدا کیا جائے۔ یعنی والدین اور اساتذہ کے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ بچوں کی اعلیٰ پرورش کے لئے پہلے اپنے عادات و اخلاق کو سنوار دیں۔

جماعت احمدیہ کے چھوٹے اور بڑوں کی تربیت و اصلاح کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم کے ماتحت جماعت کے افراد کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) اطفال الاحمدیہ جس میں ۱۵ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہیں (۲) خدام الاحمدیہ۔ اس میں ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے نوجوان ہیں۔ (۳) ۴۰ سال سے زائد عمر والے بزرگ انصار اللہ میں شامل ہیں۔ دس دس افراد پر ایک سائق۔ ہر سائق زعیم کے ماتحت اور ہر زعیم صدر کے ماتحت ہیں۔ تمام ذمہ دار اور باقی کے اہم فرائض میں سے ایک اہم فرض یہ بھی ہے کہ وہ نگرانی کریں کہ کوئی فرد ایسا تو نہیں جو مسجد میں جا کر نماز با جماعت ادا نہیں کرتا یا کوئی ایسا فرد تو نہیں جو کسی خلاف شریعت فعل کا ارتکاب مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ حالات کے مطابق اس کی فوراً اصلاح کی کوشش کرے۔ تمام اطفال جنہیں اطفال کے زیر نگرانی ہوتے ہیں۔ جن کو ان کی تربیت کا کلی اختیار ہوتا ہے کہ اس کام میں والدین کو کسی قسم کا کوئی دخل دینے کا کوئی حق نہیں چاہیئے ایک نہایت وسیع اور مرتب انداز پر کام ہے۔ جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے تمام تعلیمی اداروں میں دینیات جس میں قرآن کریم حدیث اسلامی تاریخ اور دیگر فقہی کتب ہوتی ہیں، کا پڑھانا لازمی ہے۔ کسی طالب علم کو جب تک کہ وہ دینیات میں پاس نہ ہو جائے ترقی نہیں دی جاتی۔ خواہ اس نے دوسرے مضامین میں لاکھ نمبر حاصل کیوں نہ کئے ہوں۔ اگر پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں دینیات کا پڑھانا اور سالانہ ترقی کے لئے اس میں پاس ہونا لازمی قرار دیدیا جائے تو قوم کے بچے اسلامی تعلیم کے ماتحت پرورش پا کر مستقبل کی نہایت شاندار قوم بن سکتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل کے بعض مسلمان کہلانے والے والدین کے بچے مذہب سے بالکل لاپرواہ دین کے معمولی معمولی مسائل سے ناواقف زبان پر ہر گھڑی گندے الفاظ اور سینما کے گیت۔ در اصل بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق و عادات بگاڑنے میں سب سے بڑا کام سینما اور ریڈیو نے کیا ہے۔ مسلمان جو کبھی اپنی پاکیزہ معاشرت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جن کے نام سے دنیا کے بڑے بڑے جگادری تھراتے تھے۔ مسلمان بادشاہوں کی دوستی اپنے لئے باعث عزت و فخر سمجھتے تھے مسلمانوں کے عدل و انصاف کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا۔ اپنے حسن اخلاق اور غریب پروری کے اوصاف کی وجہ سے مشہور اور صداقت گفتاری میں اپنی مثال آپ تھے آج ان کا حال دگرگوں ہے یہ اس لئے ہوا کہ مسلمانوں نے اسلامی تعلیم سے منہ موڑ کر غیر اسلامی طریق زندگی کو اختیار کر لیا مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو بھلا دیا اور ان سے اپنی امانت چھین کر غلامی کا طوق ان کے گلے میں ڈال دیا۔

ریڈیو ایک مفید ایجاد ہے۔ مگر فی زمانہ اس کا استعمال غلط کیا جا رہا ہے۔ موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ مسلمانوں میں زندگی کی روح پھونکی جائے۔ ان کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔ ریڈیو پر اسلامی تاریخ کے ماہرین کے لیکچر کرائے جائیں۔ جو بغیر کسی قسم کے مبالغہ اور لفاظی کے واقعات کو ان کے صحیح رنگ میں بیان کریں۔ اور مسلم قوم کی تاریخ کے سنہری کارنامے قوم کے بچوں اور بڑوں کے سامنے رکھیں تا انہیں معلوم ہو کہ کس طرح ان کے بزرگوں نے اسلام کے پودا کو اپنے خون سے سینچا کس طرح انہوں نے اسلام کے لئے اپنی اور اپنے بچوں کی قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ دنیا کی سیاست تازہ سے لوگوں کو خبردار رکھنا ہر قوم اور ملک کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ریڈیو پر تقریروں کے ذریعہ بہایت عمدہ طریق سے لیا جا سکتا ہے۔ مذہبی رہنماؤں اور سیاست کے ماہرین کے لیکچر کثرت سے کرائے جائیں۔ مسلمان لوگ اسلامی شعار کو اپنائیں۔ مسجدوں کو آباد کریں اپنے بچوں کو بھیجا جائے اور ریڈیو کے گانے سننے اور گانے سے منع کریں۔ نماز با جماعت ادا کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالیں۔ عورتوں اور لڑکیوں کو پردہ کی عادت ڈالیں۔

جب تک مسلم قوم بحیثیت مجموعی اپنے اخلاق و عادات کو اسلامی تعلیم کے رنگ میں نہیں رنگتی۔ جب اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق اپنے اعمال و افعال کو نہیں ڈھالتی جب تک ہر ایک متنفس جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسلام کے لئے اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا نہیں کر لیتا۔ اس وقت تک پاکستان کی حکومت کی بنیادیں صحیح معنوں میں مضبوط نہیں ہو سکتیں اور ایسے پاک نفس رہبروں کی تلاش کرنی چاہیئے جو ان آزمائش کی گھڑیوں میں قوم کی دینی اور دنیاوی لحاظ سے صحیح رہبری کر سکیں۔ جو قوم پر بوجھ نہ ہوں بلکہ خود قوم کا بوجھ اٹھانے والے ہوں مسلمانوں کو اپنے مستقبل کی خود فکر کرنی چاہیئے۔

انسپکٹران بیت المال توجہ کریں

جو انسپکٹران بیت المال جماعت ہائے پاکستان کی طرف برائے وصولی چندہ دورہ پر بھیجے گئے ہیں انکی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی کہ روپیہ کی وصولی کے لئے وہ کیا کوشش کر رہے ہیں اور نہ وہ خود چندہ لے کر آئے ہیں۔

اعلان کیا جاتا ہے کہ جب یہ اعلان انکی نظر سے گذرے وہ خود آ کر اپنی کارگذاری سے مطلع کریں اور جو چندہ جمع ہو چکا ہو وہ خود لاکر یا ذریعہ مرکز لاہور میں جمع کرائیں والسلام

(ناظر بیت المال پاکستان لاہور)

کرشن سندیش (ہندی) رسالہ کرشن

سندیش کے خریدار صاحبان جو حکومت پاکستان میں موجود ہیں ہر ماہ قرار اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرمائیں

(مینجر۔ معرفت الفضل لاہور)

موجودہ مصائب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

ایک مسلمان بزرگ سے پوچھا گیا کہ آخر خدا کے پیارے نبی حضور سرور کائنات کی امت پر یہ مصائب کیوں آئے اور اس قدر تباہی و بربادی کی کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے۔ ..... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے یہ مصائب کشفی رنگ میں دکھائے گئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ یہاں ساعت سے مراد تباہی کی گھڑی ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگی۔ اور نار سے مراد صرف آگ ہی ہے بلکہ فتنہ و فساد بھی ہے اور الناس سے مراد آپ کی امت کے افراد ہیں۔ فرمانے میں مسلمانوں پر ایک تباہی کی گھڑی آنے والی ہے اس کی پہلی علامت ایک آگ ہے۔ جو لوگوں کو مشرق سے نکال کر مغرب میں اکٹھا کر دیگی اب دیکھئے کس طرح مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے گھر بار جلا دئے گئے اور کس طرح وہ بھاگ بھاگ کر مغربی پنجاب میں جمع ہو رہے ہیں۔ کیسے صاف طور پر حضور کی پیشگوئی پوری ہوئی پھر اسی زمانہ کے متعلق ایک اور حدیث ہے کہ تو میں تمہاری طرف اس طرح دوڑیں گی۔ جس طرح بھوکے لوگ کھانے کے پیالے کی طرف دوڑتے ہیں۔ گویا تم کو کھانے کے لئے دوڑیں گے صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم اس وقت تھوڑے ہونگے اسوجہ سے وہ ہمیں کھانے کی پیالے سمجھیں گے۔ فرمایا۔ بلکہ تم اس وقت بہت تعداد میں ہو گے۔ لیکن اس کوڑے کرکٹ کی طرح ہو گے جسے سیلاب اپنے آگے بہائے جاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ تمہارے دلوں میں اس وقت وہن داخل ہو جائے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ حضور وہن سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا حب الدنیا و کراھت الموت یعنی دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔ (وقائع وقت ۱۹۲۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مخلص احمدی ماں کا جذبۂ ایثار

اپنے نوجوان بیٹے کے نام مخلصانہ پیغام

(از خواجہ خورشید احمد صاحب عابد سیالکوٹی واقف زندگی)

باوجود اس کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس زمانہ کو چودہ صدیاں گزر رہی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاں نثار صحابہ اور صحابیات کے پاکیزہ کارہائے نمایاں سے تاریخ اسلام کے اوراق آج بھی مزین اور درخشاں ہیں۔ اور مسلمان نوجوانوں کے دلوں کو ان کی یاد آج بھی دردِ عاشقی کے مسلمانوں کے اندر اسلامی غیرت وحمیت اور قربانی کا سچا جذبہ پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہے۔

چنانچہ آج جبکہ مرکز احمدیت قادیان پر فوج و پولیس اور سکھوں ہندوؤں کی طرف سے انتہائی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اور احمدی فرد کا وہاں پر ایک ایک لمحہ گوناں خطرہ سے خالی نہیں سینکڑوں مخلص احمدی نوجوان اپنے آرام و آسایش کو خیرباد کہہ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چل کر قربانی اور ایثار کا وہ ایمان افروز مظاہرہ پیش کر رہے ہیں جسے دیکھ کر آنے والی نسلیں ناز و فخر کیا کریں گی۔ اور احمدیت کی تاریخ لکھنے والا مورخ یقیناً ان کی اس قسم کی بے نوث خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں بیان کرے گا۔

مرد تو خیر ہر زمانہ میں ہی قربانیاں کر کے داد شجاعت حاصل کرتے ہیں لیکن اس پرآشوب زمانہ میں احمدی مخلص خواتین نے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جس اعلیٰ درجہ کے اخلاص و عقیدت کا ثبوت دیا ہے۔ لاریب وہ بھی قابل صد ستائش اور دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے۔

اس کی ایک تازہ ترین مثال ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔ عزیز محمد لطیف صاحب ابن مکرم مستری نور محمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور قریباً پانچ ماہ سے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قادیان میں گئے ہوئے تھے چند روز ہوئے انکی والدہ محترمہ نے خاکسار کو بلوا کر فرمایا۔ کہ میری طرف سے محمد لطیف کو ایک چٹھی لکھو جسمیں تحریر کرو کہ

"گو آج قادیان میں رہنا بہت بڑا مجاہدہ ہے تاہم نہایت استقلال اور جوانمردی سے حفاظت مرکز کی ڈیوٹی دیتے رہو۔ اور اگر اس راہ میں جان بھی دینی پڑی تو دریغ نہ کرو۔ یاد رکھو تم پر ہم تبھی خوش ہوں گے جبکہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بستی قادیان کی حفاظت میں قربانی کا وہ اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھاؤ جو ایک احمدی نوجوان کے شایان شان ہے۔ گھبراؤ نہیں خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا ہم آپ کے ماں باپ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت بخشے۔ آمین اللھم آمین"

سبحان اللہ یہ کس قسم کا جذبۂ ایمانی ہے جو ان پرخطر ایام میں احمدی خواتین دکھا رہی ہیں۔ کون سی ماں ہے؟ جسے اپنی اولاد پیاری نہیں۔ مگر یہ مادر ایثار اپنی اولادوں سے بھی زیادہ عزیز ایک اور ہستی کو یقین کرتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی پاک ہستی جس کی خاطر وہ اپنا تن من دھن غرض ہر چیز قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں اور وقت آنے پر سب کچھ نثار کر دیتی ہیں۔

قادیان عظام بی بی احمدی خاتون کا ہے وہ کیا ہی بے نفس دیندار خاتون محترمہ ہے جس نے اپنے بڑے بیٹے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مولوی فاضل کو تبلیغ اسلام کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور جو اس وقت حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میرا لیون (مغربی افریقہ) میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں اور سینکڑوں سنیدر [illegible] کو حلقہ بگوش اسلام کر چکے ہیں [illegible] پوتے ماں باپ کی لخت جگر کی جدائی سے قطعاً ہراساں نہیں۔ بلکہ دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے خدمت دین کی اس سے بڑھ کر توفیق بخشے۔ اور ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ قربانی کا موقع دے۔

سچ پوچھو تو قربانی کا یہ جذبہ اور اخلاص کا یہ نمونہ احمدیت کے باہر کہیں نظر نہیں آتا کاش ہمارے دوسرے مسلمان بھائی اور بہنیں اس قسم کے ایمان افروز واقعات سے سبق اندوز ہوں۔ اور اپنے اندر وہ ایمانی روح پیدا کریں۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کے مردوزن میں پائی جاتی ہے۔ جس کے باعث یہ جماعت اسلام کے حقیقی اور عالمگیر غلبہ کو قریب تر لے آئے گی۔ (انشاء اللہ)

تو سیل زر اور انتظامی امور کے متعلق نجم الفضل کو بھی ملاحظہ فرمائیں

ہم نے تم سے کیا کیا اور تم نے ہم سے کیا کیا

قادیان ہمارے امام کی مقدس بستی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور جماعت کے موجودہ امام نے جو پرامن فضا سکان قادیان اور بیرونی جماعت کے اندر پیدا کر رکھی ہے۔ وہ اس قابل تھی کہ ہندوستان کی حکومت اس کا خیر مقدم کرتی اور ہر طرح سے قادیان کی حفاظت کا ذمہ لیتی اور جس طرح قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنی جان پر کھیل کر بھی ہندوؤں اور سکھوں کی حفاظت کی ہے۔ ہندوستان کی حکومت بھی مسلمانوں کی اسی طرح حفاظت کرتی۔ میں ذیل میں چند واقعات پیش کرتا ہوں۔ اور اس یقین اور وثوق کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی حکومت جس طریق سے چاہے ان کی جانچ پڑتال کر لے۔ وہ انشاء اللہ ان کو درست پائے گی۔

(۱) کرتو ضلع شیخوپورہ میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ وہاں قریباً ۴۰ فیصد مسلم قریباً ۶۰ فیصد کی تعداد میں ہیں۔ جب مشرقی پنجاب میں قتل و غارت کا میدان گرم ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں تباہ حال مسلمان مغربی پنجاب میں آئے۔ اور انہوں نے اپنے المناک واقعات سنائے۔ تو قصبہ کرتو کے مسلمانوں کا خون اپنے بھائیوں کے لئے اس قدر جوش مارنے لگا کہ ان میں سے ہر ایک ہندوؤں کے خون کا پیاسا نظر آتا تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ تمام غیر مسلموں کو کہہ دیا گیا کہ کل تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ جو تمہاری خواہشات ہیں۔ ان کو پورا کر لو۔ چنانچہ دوسرے دن انہیں مقررہ جگہ پر لے جایا گیا۔ مگر عین وقت پر جماعت احمدیہ کے امیر جناب چوہدری رحمت علی صاحب والد ماجد چوہدری اسلم علی صاحب سینئر سب جج اپنے بڑے لڑکے کو لے کر موقعہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے ان تمام ہندوؤں کو بچا کر دو دن اپنے گھر میں رکھا۔ اور تیسرے دن تمام قصبہ میں اعلان کر دیا کہ جو شخص ان پر ہاتھ اٹھائے گا۔ وہ یوں سمجھے کہ اس نے ان پر حملہ نہیں کیا بلکہ ہم پر حملہ کیا ہے۔ چنانچہ آج تک وہ امن وامان کے ساتھ اپنی اپنی دکانوں پر بیٹھے کام کر رہے ہیں اور کوئی شخص ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ کیا مغربی پنجاب کے ہندو اس واقعہ سے سبق حاصل کریں گے؟

(۲) ابھی کل ہی کی بات ہے کہ قادیان میں ملٹری اور پولیس کی موجودگی میں سکھ [illegible] نے خان بہادر نواب محمد دین صاحب اور چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج سرگودھا کا مکان لوٹا حالانکہ آخر الذکر اب تک کئی معزز ہندوؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

(۳) قلعہ شیخوپورہ میں ہندوؤں اور سکھوں پر حملہ کے دوران میں مکرم ملک برکت علی صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر نے کم و بیش ڈیڑھ سو ہندوؤں کی جان و مال کو اپنی جان پر کھیل کر بچایا۔ حکومت ہندوستان اگر چاہے۔ تو ان تمام کے نام شائع کئے جا سکتے ہیں

(۴) لاہور میں بھی بعض غیر مسلموں کی جانیں بعض جماعت احمدیہ کے بعض مخلص احباب کی کوششوں سے محفوظ ہوئیں۔

اسی طرح اور سینکڑوں ہندوؤں اور سکھوں کی جانیں محض جماعت احمدیہ کی کوششوں سے بچیں اور وہ بحفاظت مشرقی پنجاب میں منتقل ہو گئے اور مغربی پنجاب کی حکومت کے ذمہ دار افسروں نے غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کی بجائے ان کے قتل کو سراہا۔ اور قتل و غارت اور لوٹ مار کرنے والے اب تک جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ بلکہ حکومت پاکستان کے معزز رکن خضر حیات علی خان صاحب آنجہانی مغربی پنجاب کے اضلاع میں اقلیتوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے اور انہیں پھر سے اپنے گھروں میں آباد کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ کاش ہندوستان کی حکومت کے ذمہ دار ارکان بھی ایسا ہی کرتے اور بجائے بے گناہ اور پرامن شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی مؤثر کارروائی کرتے۔

عبدالقادر مولوی فاضل

خالص سونے کے زیورات ہمارے یہاں سے خریدیں
لیڈیز اون جیولرز انارکلی لاہور
فرد بمبئی کلاتھ ہاؤس
پروپرائیٹر شمشیر علی

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

لندن سے آئی ہوئی دوائی میں زہر؟

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ مصر کی انجمن اخوان المسلمین کے اخبار اخوان نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ برطانیہ کی طرف سے مصر کے لئے ہیضے کے ٹیکے لگانے کے لئے جو دوائی ارسال کی ہے اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ چنانچہ وزیر حفظان صحت مصر نے اس دوائی کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے

نواب صاحب مالیر کوٹلہ کا انتقال

مالیر کوٹلہ ۱۸ اکتوبر۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ نواب احمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کل صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک انتقال فرما گئے

آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد افتخار علیخاں صاحب اب آپ کی جگہ نواب بنائے جائیں گے۔ آپ اس وقت ریاست کی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہیں۔

برما اور برطانیہ میں معاہدہ

لندن ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے اور وزیر اعظم برما نے اس معاہدے پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں جو برطانیہ اور برما کے درمیان طے پایا ہے اس معاہدے کی رو سے یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے برما آزاد اور خود مختار ہو جائے گا وہ برٹش کامن ویلتھ کا رکن بھی نہیں رہے گا۔

کشمیر ٹائمز کے ایڈیٹر کی گرفتاری

سری نگر ۱۷ اکتوبر۔ حکومت کشمیر نے کشمیر ٹائمز کے ایڈیٹر مسٹر عبدالرحمن بیتہ اور ان کے سکرٹری کو ڈومیل کے مقام پر گرفتار کر لیا ہے یہ دونوں اصحاب کشمیر کی سرحد کو عبور کر کے پاکستان میں داخل ہونا چاہتے تھے واضح رہے کہ کچھ عرصہ ہوا حکومت کشمیر نے کشمیر ٹائمز کو حکم دیا تھا کہ وہ کوئی ایسا مضمون شائع نہ کریں جس میں کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونے کا مشورہ دیا گیا ہو۔ اس حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کشمیر ٹائمز کی اشاعت بند کر دی گئی تھی۔

مغربی پنجاب کی عبوری حالات

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ سرحدی علاقوں میں دو واقعات ہونے کے سوا سارے مغربی پنجاب میں بالکل امن ہے مسکوں کا ایک گروہ جس میں چند باوردی آدمی بھی تھے۔ ضلع لاہور کے سترہ گاؤں پر حملہ آور ہوا۔ لیکن ہماری فوج اور پولیس نے انہیں بھگا دیا۔ کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا قصور سب ڈویژن کے ایک گاؤں سے مسکوں نے مویشیوں کو لے جانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے موقع پر پہنچ کر انہیں بھگا دیا۔

پاکستان میں غیر مسلموں کی حفاظت ہماری سلامتی کی ضامن ہے

یوپی کے مسلم لیڈروں کا بیان

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ یوپی مسلم لیگ کا جو وفد ان دنوں مغربی پنجاب کا دورہ کر رہا ہے اس کے لیڈر سید رضوان اللہ نے گجرات کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان کے مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اب ان کی قسمت کا انحصار اس سلوک پر ہے جو آپ غیر مسلموں سے کریں گے اگر آپ ان سے اچھا سلوک کریں گے تو ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بھی عزت کی زندگی بسر کر سکیں گے آپ نے پاکستان کے مسلمانوں کو آزادی ملنے پر مبارکباد پیش کی۔ اور کہا آپ کو ہر طریق سے اپنی حکومت کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ پاکستان کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ یہاں پر امن ہو اور یہاں پر رہنے والے غیر مسلم محفوظ ہوں۔

پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے بھی اس موقع پر تقریر کی اور فرمایا کہ پاکستان غیر مسلموں کی حفاظت کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے چکوال جہلم اور سرگودھا کے غیر مسلم دوبارہ آباد ہونے کا فیصلہ کر چکے ہیں

مشرقی پنجاب کی لیگ اسمبلی کا اجلاس

اسمبلی میں شریک ہونے کا فیصلہ

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ پارٹی نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ اگر ممکن ہو۔ تو مشرقی پنجاب کے آئندہ سیشن میں شریک ہوا جائے

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر چوہدری محمد حسین نے اس سلسلے میں ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم مشرقی پنجاب کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں انہیں اس فیصلہ سے آگاہ کیا ہے اور ان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ پارٹی کے تمام ممبروں کو حفاظت کے ساتھ شملہ پہنچانے۔ وہاں سے واپس لاہور لانے اور قیام شملہ کے دوران میں ان کی رہائش۔ خوراک اور حفاظت کا مناسب اور تسلی بخش انتظام کریں۔

پارٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے سے مغربی پنجاب کی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کے لئے خوراک اور کپڑوں کا مزید انتظام کریں اور انہیں جلد سے جلد پاکستان میں لانے کا انتظام کریں کیونکہ موسم سرما کی آمد آمد کی وجہ سے انکی مشکلات میں اور اضافہ ہو گیا ہے اور انکی جانیں خطرہ میں ہیں

مشرقی پنجاب کی عبوری حالات

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے مشرقی پنجاب کی عبوری حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ مشرقی پنجاب میں اب بھی مسلمانوں کے بعض حصوں میں لوٹ مار جاری ہے۔ ضلع انبالہ کے ایک گاؤں کے مسلمانوں پر حملہ ہوا۔ جس میں ایک سو اشخاص ہلاک یا مجروح ہوئے پولیس نے موقع پر پہنچ کر ایک سو حملہ آوروں کو حملہ آوروں کے قبضہ سے چھڑایا۔ اور ۱۰ مارکا پن برآمد کیا اس سلسلے میں کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔

پناہ گزینوں کا مرکزی محکمہ لاہور میں

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پناہ گزینوں کو پھر سے بسانے کا مرکزی محکمہ کراچی سے لاہور منتقل کر دیا جائے اسی سلسلے میں انتظامات کئے جا رہے ہیں

یوپی کے مسلمان ملازمین سے

حکومت کا مطالبہ

پٹنہ ۱۷ اکتوبر۔ بہار کے انسپکٹر جنرل پولیس نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں تمام مسلمان پولیس افسروں اور ملازمین سے کہا گیا ہے کہ انہیں حکومت ہند سے اپنی وفاداری کا یقین دلانا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو انہیں ملازمت سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ انسپکٹر جنرل نے یہ شکایت کی ہے کہ پولیس کے بعض ملازمین کی طرف سے غیر وفاداری کے رجحان ظاہر ہو رہے ہیں۔

سندھ میں امن و امان ہے

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر حسین سہروردی آج کراچی سے دہلی روانہ ہو گئے آپ نے ایک بیان میں کہا سندھ میں امن قائم کرنے کی مہم بہت کامیاب رہی ہے اقلیتوں کے شبہات دور ہو رہے ہیں اور انہوں نے دوبارہ یہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے آپ نے قیام امن کے اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سندھ کے وزراء وقتاً فوقتاً اقلیتوں کے نمائندوں سے ملتے رہیں گے تاکہ ان کی شکایات کا علم ہو سکے اس کے علاوہ امن کمیٹی کے ارکان صوبے کا دورہ کرتے رہا کریں گے

مارشیس میں اصلاحات کا نفاذ

لندن ۱۷ اکتوبر۔ برطانوی حکومت نے آج مارشیس کے لئے اصلاحات کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے مطابق عورتوں کو رائے دہندہ کا حق حاصل ہو جائے گا ووٹروں کے لئے جائیداد کی ملکیت لازمی نہیں ہوگی ووٹ دینے کا حق صرف ان لوگوں کو ہوگا۔ جو مارشیس میں کم سے کم دو سالوں سے برطانوی رعایا کی حیثیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

والٹن کیمپ میں پناہ گزین

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی کل تعداد ۲۷۵۱۷ تھی اس سے ۱۰۴۰ بھجوا دیئے گئے۔ بکھور اور لھاور سے بیس لاکھ پر آنے والے تمام پناہ گزینوں کو مہینہ کا ٹیکہ لگا کر والٹن کیمپ میں بھیجا گیا سوائے چند مریضوں کے۔ کہ کیمپ اب بالکل خالی ہے

کشمیر سے مشترکہ وفد بھیجنے کی تجویز

سری نگر ۱۷ اکتوبر۔ کشمیر شیخ سلٹ پارٹی اور کشمیر ڈوگرا کانفرنس نے ایک مشترکہ وفد سرکردگی سپریم ناتھ بزاز (ایڈیٹر ہمدرد) پاکستان اور ہندوستان کے دارالحکومتوں میں بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ یہ وفد کانگریس اور لیگ ہائی کمانڈ سے درخواست کرے گا کہ وہ مہاراجہ کشمیر کو پاکستان میں شامل ہو جانے پر رائے عامہ کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے آمادہ کریں

۳۴۰۰۰ برطانوی یورپین

شہری یہاں موجود ہیں

ایک مردم شماری کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان پاکستان اور منڈوستانی ریاستوں میں یورپین برطانوی شہریوں کی تعداد ۱۹۴۷ء کے وسط میں تقریباً ۳۴۰۰۰ تھی۔ ایک پریس نوٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانوی ہائی کمشنر نے سرے سے ایسے شہریوں کی فہرست تیار کرنا چاہتے ہیں۔

ایک مہینہ میں ۲۶۳۰۰۰ پناہ گزین منتقل ہوئے

امرت سر کی ایک رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۱ اکتوبر تک جو ہفتہ ختم ہوتا ہے اس میں ۲۶۳۰۰۰ غیر مسلم اور ۱۰۰۰۰۰ مسلم پناہ گزین پاکستان سے ہندوستان کی طرف اور ہندوستان سے پاکستان کی طرف منتقل کئے گئے

مہاراجہ کشمیر کو مشورہ

سری نگر، ۱۱ اکتوبر۔ مفتی ضیاء الحق نے اپنی طرف سے اور اپنے ۵۰۰۰ ہمدردوں کی طرف سے مہاراجہ کشمیر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کے مسلمانوں کی موجودہ بے چینی کے پیش نظر حکومت پاکستان کے ساتھ ریاست کا الحاق کر دیں

حیدرآباد اور ہندوستان کے تعلقات

نئی دہلی، ۱۱ اکتوبر۔ کل ریاست حیدرآباد کا وفد ایک نئے معاہدے کا مسودہ لے کر ہندوستان کے گورنر جنرل سے ملا معاہدہ کی شرائط کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکا کہ کیا ہیں۔ ہاں یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ معاملہ اب اپنی انتہائی نازک صورت تک پہنچ چکا ہے۔

گھوڑا مارکہ دیاسلائیوں کی سپلائی

ویسٹرن انڈیا میچ فیکٹری اور والکن ٹریڈنگ کمپنی کے مینیجر نے لاہور کے ایک وفد کو یقین دلایا ہے کہ ہارس بیٹ (گھوڑا مارکہ) کی دیاسلائیاں اب پاکستان کو باقاعدہ سپلائی کی جایا کریں گی۔

مشرقی پنجاب میں مشترکہ زراعت جاری کرنے کی سکیم

مغربی پنجاب کے محکمہ مال نے آئندہ فصل خریف سے تجربہ کے طور پر صوبہ میں مشترکہ زراعت کی ایک سکیم تیار کی ہے اس غرض کے لئے

نظام حیدرآباد کے نئے مسودے پر بحث و تمحیص

تین گھنٹہ کی بحث و تمحیص کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا

نئی دہلی جمعہ۔ نظام حیدرآباد کے معاہدے کے مسودے پر دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی بحث و تمحیص تین گھنٹے تک ہوتی رہی۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور تعطل ابھی تک موجود ہے حکومت ہندوستان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ آخری فیصلہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی حیدرآباد وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ دونوں طرف سے تفرقہ دور کرنے کے لئے دل سے پوری پوری کوشش کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ نئے مسودے کی بنا اس بات پر ہے کہ ریاست حیدرآباد دفاع اور امور خارجہ قانون سازی اور مواصلات انتظام کے حقوق تحریر پر کسی صورت میں ہندوستان کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے گو علاً وہ بہت سے مراعاتی معاہدہ جات کی پابند رہے گی۔ مواصلات کے متعلق مسودے میں ہندوستان یونین کا یہ حق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وہ ٹیلیفون ٹیلیگراف ریلوے جنکی وہ اب مالک ہے وہی قابض رہے گی اسطرح پر ریاست حیدرآباد ان مواصلات پر قابض رہے گی جو اس وقت اسکی ملکیت ہے دونوں فریقوں میں اس معاملہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ امور خارجہ میں حیدرآباد تقریباً خاتمہ سے پہلی آزادی قائم رکھنا چاہتا ہے مگر علاً وہ مدہ کرتا ہے کہ وہ کسی غیر ملک میں اپنے سفیر نہیں بھیجے گا کسی کو اپنا سفیر نہیں بھیجے گا اور کسی سے زیادہ کیسے کسی سفیر بھیجے گا۔ دفاع کے راہ میں دونوں میں بڑا اختلاف ہے ایام جنگ میں حیدرآباد ہندوستان کو ایک بریگیڈ فیصد کرنے کو تیار ہے وہ حکومت ہندوستان کا یہ حق تسلیم نہیں کرتا کہ وہ ریاستی فوج کا معائنہ کر سکے

مسٹر نیوگی قادیان میں

مسٹر کے سی۔ نیوگی۔ وزیر پنجاب گذشتہ روز قادیان گئے جہاں انہوں نے جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کا معائنہ کیا مسٹر نیوگی نے کئی مسلمانوں اور مقامی مجسٹریٹ سے ملے اور پناہ گزینوں کی حفاظت اور انکے حال کے متعلق استفسار کیا۔ پاکستانی فوج کی ایک پلٹن گارڈ کے طور پر قادیان پہنچ گئی ہے

برما ہندوستان اور پاکستان سے معاہدات کرے گا۔

لندن، ۱۱ اکتوبر۔ تھاکن نو وزیر اعظم برما نے انگریزی برمی معاہدے پر لندن میں دستخط کرنے کے بعد آج پریس کانفرنس کو بتایا کہ برما اب ہندوستان اور پاکستان سے معاہدات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ابھی تک گفت و شنید شروع نہیں کی گئی اگرچہ ہندوستانی حکومت نے غیر سرکاری طور پر برطانیہ کی طرح ایک کمیشن بھیجنے کی تجویز کر دی تھی، اور اس کا جواب اثبات میں دیدیا گیا تھا۔

برما ۴ جنوری کو آزاد ہوگا

رنگون ۱۱ اکتوبر۔ گذشتہ رات کو برما کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ برما یکم جنوری صبح کے ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر معرض ظہور میں آئے گی ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ حکومت نے یہ تاریخ برطانیہ سے برما کو انتقال اختیارات کیلئے مقرر کی ہے آزادی کے روز حکومت نے ۱۰ اپک تیلی بار میں اور ۴ چک جیلی پروجیکٹ میں جن کا مجموعی رقبہ ۱۰۰۰ ایکڑ ہے تجویز کئے ہیں۔

کشمیر کی موجودہ کشمکش کے متعلق

شیخ محمد عبداللہ کی رائے

شیخ محمد عبداللہ صدر آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس آج کل دہلی میں ہیں۔ آپ نے گذشتہ جمعہ کو ایک ملاقات میں کہا کہ آجکل کشمیر کے لوگوں میں یہ سوال زیادہ تر زیر بحث ہے کہ ریاست کو پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے یا کہ انڈین یونین میں۔ حالانکہ سوال یہ ہونا چاہیئے کہ یہاں فوراً خود اختیاری حکومت کا قیام ہو جائے۔ اس وقت ہم اس قابل نہیں ہیں۔ کہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ ہمیں کس ڈومینین سے ملنا چاہیئے۔ ہمیں کسی اہم سوال کے فیصلہ کرنے کی آزادی نہیں ہے۔ اس وقت خودی مطالبہ یہ ہونا چاہیئے کہ ریاست میں عوام کی اپنی حکومت قائم ہو جائے شیخ محمد عبداللہ نے مہاراجہ کے رویہ پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ نہیں چل رہے اس وقت ملک کے حالات غیر معمولی ہیں اور پرانے خیالات کا مقابلہ فوری اور پر زور عملی کارروائی سے کیا جانا ہے۔ مگر کشمیر دربار مذبذب نظر آتا ہے اور اپنے ملک کے عوام پر اس کو کوئی اعتماد نہیں ہے۔ حالانکہ ہمیں ایسے مسائل کا سامنا کرنا ہے جن کے نتائج دور رس اور اہم ثابت ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ جس وقت لوگ آزاد ہوں گے۔ اور خود اختیاری حکومت سے فائدہ اٹھا رہے ہونگے اس وقت ان کو تھوڑے دل سے غور کرنیکا موقعہ حاصل ہوگا اور اپنی تقدیر کا لائحہ عمل بنا سکیں گے

ریاست مانگرول کا انڈین یونین میں شامل ہونے سے انکار

ریاست مانگرول نے ایک احتجاجی مکتوب انڈین یونین گورنمنٹ کو لکھا ہے جس میں کاٹھیاواڑ میں ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کو برا منایا ہے اور لکھا ہے کہ ان فوجوں کے اجتماع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند کاٹھیاواڑ میں جارحانہ اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جسکی تائید مانگرول کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتا اور وہ مجبور ہے کہ انڈین یونین سے تعلقات قطع کرنے پر غور کرے

ایرانی فوج نے دفاعی مورچے قائم کر لئے

طہران ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایرانی فوجوں نے ترکی اور روسی کی سرحدوں پر دفاعی مورچے قائم کر لئے ہیں کیونکہ شیل کا معاہدہ کرنے کے متعلق روس کی طرف سے ایران پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے

اس وقت تک اس سلسلے پر گفت و شنید روس کے ساتھ ہو چکی ہے اس کی رپورٹ وزیر اعظم ایران ایرانی پارلیمنٹ میں پیش کریں گے۔ حکومت ایران اپنی مسلح فوجوں کو مقسبہ طبا بنانے کا پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ چنانچہ فوجوں کی از سر نو تنظیم اور بھرتی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

الفضل کا چندہ

بقایا دار اصحاب الفضل کا چندہ جلد ارسال کریں بصورت دیگر ان کے نام وی پی کئے جائینگے چندہ ارسال کرنے کے لئے پتہ

مینجر الفضل لاہور

اگر کسی جگہ سے بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیجا جا سکے تو بوساطت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ مجود دھالی بلڈنگ لاہور دیگر چندوں کی ہمراہ ارسال کریں۔ مگر خریداروں کا نام و پتہ اور نمبر

Digitzed by Khilafat Library Rabwah